بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کی سنت بعدیہ کا حدیث سے ثبوت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے بعد جو ہم سنتیں پڑھتے ہیں، یہ پڑھنی چاہییں یا نہیں؟ کوئی صحیح حدیث وغیرہ مل جائے گی؟

جواب

جی ہاں! جمعہ کے بعد والی سنتیں صحیح حدیث سے ثابت ہیں، اوران کو بھی پڑھنا چاہیے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جمعہ کے بعد چھ رکعتیں سنت ہیں۔ ان میں سے چار سنت مؤکدہ ہیں، جن کو بلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ٹھہرتا ہے، اور اگر کوئی ترک کرنے کی عادت بنالے تو وہ عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔ اور دو سنت غیر مؤکدہ ہیں، ان کو پڑھنے میں ثواب ہے، اور اگر کوئی انہیں چھوڑدے، چاہے عادتاً ہی کیوں نہ ہو، تو اس پر کوئی گناہ نہیں، البتہ! ان کو ترک کرنا شریعت میں ناپسندیدہ ضرور ہے۔

صحیح مسلم میں ہے "عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے، تو اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔ (صحیح مسلم، صفحہ 214، رقم الحدیث 881، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صحیح مسلم میں ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إذا صليتم بعد الجمعة فصلوا أربعا" ترجمہ: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو، تو چار رکعات پڑھو۔ (صحیح مسلم، صفحہ 214، رقم الحدیث 881، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صاحب بحر الرائق جمعہ کے بعد کی چار رکعات کے سنت ہونے پر حدیث پاک سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "الدليل۔۔۔ على استنان الأربع بعدها مافي صحيح مسلم عن أبي هريرة مرفوعا "إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا" وفي رواية "إذا صليتم بعد الجمعة فصلوا أربعا" ترجمہ: جمعہ کے بعد کی چار رکعات کے سنت ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے، جو صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے، تو اس کے بعد چار رکعات پڑھے، اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو، تو چار رکعات پڑھو۔

اس کے تحت منحۃ الخالق میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں: "الحديث الأول يدل على الوجوب والثاني على الاستحباب فقلنا بالسنة مؤكدة جمعا بينهما كذا أفاده في شرح المنية" ترجمہ: پہلی حدیث پاک (ان چار رکعات

کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے، اور دوسری حدیث پاک ان کے مستحب ہونے پر دلالت کرتی ہے، لہذا ہم نے اس کے سنت مؤکدہ ہونے کا قول کیا، ان دونوں روایتوں میں تطبیق دیتے ہوئے، جیساکہ شرح منیہ میں اس کا افادہ فرمایا۔ (بحر الرائق و منحۃ الخالق، جلد 2، کتاب الصلاۃ، صفحہ 87، مطبوعہ: کوئٹہ)

جمعہ کے بعد دو رکعت سنت بھی صحیح حدیث سے ثابت ہیں، چنانچہ سنن ترمذی میں ہے "عن سالم، عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم: أنه كان يصلي بعد الجمعة ركعتين ـــــ حديث ابن عمر حديث حسن صحيح" ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد عبد اللہ ابن عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) حدیثِ ابن عمر، حدیث حسن صحیح ہے۔ (سنن الترمذي، صفحہ 219، رقم الحدیث 521 مطبوعہ: دمشق)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ جمعہ کے دن کتنی رکعات سنت پڑھنی چاہیے؟ فرضوں سے پہلی کتنی اور فرضوں کے بعد کتنی رکعات پڑھنی چاہیے؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "دس سنتیں ہیں۔ چار پہلے، چار بعد۔ هي منصوص عليهن في المتون قاطبة وقد صح بهن الحديث في صحيح مسلم (تمام مُتون میں ان کی صراحت ہے اور صحیح مسلم شریف میں ان کے بارے میں صحیح حدیثِ پاک موجود ہے) اور دو بعد کو اور، کہ بعدِ جمعہ چھ سنتیں ہونا ہی حدیثاً و فقہاً اَثبت و اَحوَط (مختار و محتاط حدیث و فقہ کے اعتبار سے)، مختار ہے، اگرچہ چار کہ ہمارے ائمہ میں متفق علیہ ہیں، ان دو سے مؤکد تر ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 292، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ کی تعریف اور ان کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "سنتِ مؤکدہ: وہ جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔ سنتِ غیر مؤکدہ: وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجبِ عتاب نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 283، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید فرماتے ہیں: "جمعہ کی سنت بعدیہ میں اختلاف ہے۔ اصل مذہب میں چار ہیں، وعليه المتون (متون اسی پر ہیں) اور اَحوَط و افضل چھ ہیں۔ وهو قول الامام ابي يوسف وبه اخذ اكثر المشائخ كما في فتح الله المعين عن النهر عن العيون والتجنيس وهو المختار كما في جواهر الاخلاطي وهو الثابت بالحديث كما بيناه في فتاونا (ترجمہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور اسی پر اکثر مشائخ کا عمل ہے، جیساکہ فتح اللہ المعین میں نہر سے اور وہاں عیون اور تجنیس کے حوالے سے ہے اور یہی مختار ہے،

جیسا کہ جواہر الاخلاطی میں ہے اور یہ حدیث سے ثابت ہے، جیسا کہ ہم نے اپنے فتاویٰ میں اسے بیان کیا ہے۔)(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 326، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5178

تاریخ اجراء: 15 محرم الحرام 1448ھ/01 جولائی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net